

## تعارف و تبصرہ

الفاس العارفین

مصنف: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی (۱۱۲۶-۱۱۱۳)

ترجم: سید محمد فاروق القادری، ایم۔ اے

صفحات ۳۲۲ قیمت ۲۰ روپے

ملینے کا ہٹہ: المعارف، کنج بخش روڈ، لاہور

اردو زبان المعارف، کنج بخش روڈ، لاہور، کی بجا طور پر رہیں منت ہے  
کہ اس ادارے نے بعض قومی تصوف کی کتابوں کو عام طور پر اور ولی اللہی  
سلسلہ' تصوف کی سرکار آرا کتابوں کی اشاعت و نشر کا بھرپور خاص طور پر انتہا یا  
ہے۔

تعرف، کشف المحجوب، آداب المریدین، قتوح النیب، شمائیل رسول،  
خزینۃ الانیا اور تصوف اسلام جیسی کتابوں کی اشاعت کے بعد شاہ ولی اتفاقی  
مشہور آفاق کتاب الفاس العارفین نہایت خوبصورت چھاپ کر اردو، تاریخیں  
کو بیش کی گئی ہے۔

دہدہ زیب طباعت، نیز صحت و صفائی المعارف کی مطبوعات کا طروہ استیاق  
ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے مزید علوم اسلامیہ کی خدمات کا موقعہ امن ادارے  
کو مرحمت فرمائی۔

الفاس العارفین مصنفہ شاہ ولی اللہ دھلوی رحمة اللہ علیہ، زمانہ ہوا  
مجتبائی ہریں میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر اہل علم و اہل ذوق کے  
ہاتھوں ہنچ چک تھی، اور عرصہ دراز سے نایاب تھی۔ فارسی زبان میں شاہ  
صاحب رحمة اللہ علیہ نے اپنے خالدان کے بزرگوں کے حالات مختصریں

ریاضات نیز معمولات، معتقدات اور معاشرتی اصلاحات کی تفصیل ہیں یہ کتاب تعریف کی ہے۔ درحقیقت یہ تالیف سات مختلف رسائل کا مجموعہ ہے۔ اول دو رسالوں ”بوارق الولاية“، اور ”شوارق المعرفة“، میں شاہ صاحب کے والد گرامی فدر شاہ عبدالرحیم اور عم بزرگوار شیخ ابوالرضاء محمد کے حالات، ملفوظات، ریاضات اور معمولات کی تفصیل ہے، (۲) ”الامداد فی مأثر الانجاد“، میں خالداری بزرگوں کے حالات ہیں، (۳) ”عطیۃ الصمدیۃ فی انفاس المحمدیۃ“، شیخ محمد پھلتی کے حالات زندگی ہر اور (۴) ”النبدۃ الابریزیۃ“، جد اعلیٰ مولانا شاہ عبدالعزیز کے حالات ہر مشتمل ہیں۔ آخری دو رسالے شائیخ حربین کے تذکرے اور شاہ صاحب کے اپنے حالات کو بیان کرتے ہیں۔

اس کتاب کے متعلق مولانا عبید اللہ سندهی فرماتے ہیں کہ یہ کتاب ”شاہ ولی اللہ کے فلسفہ اور تصوف کی روح ہے“۔ یہ کہنا خلاف واقعہ نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اس کتاب میں اس طور پر ظاهر ہوتا ہے کہ اس علمی الشان خاندان کا ہر رکن بڑی حد تک ظاہری علوم اور باطنی کمالات کا حامل تھا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ پخشند خدائی پخشندہ

شاہ صاحب نے درحقیقت علم شریعت کے اسرار و ریوز کیوضاحت کی خاطر اپنے بزرگوں کے ملفوظات و معمولات کو قلم بند کیا ہے تاکہ معرفت کے خزانیں لوگوں کو بسہولت دستیاب ہو جائیں۔ طلب صادق رکھنے والے ان رسائل میں تاریخ، فقه، تصوف، کلام اور عقائد کے سائل نہایت وافیع الفاظ میں مفصل و سیچان ہائیں گے۔

کتاب کا اردو ترجمہ سید محمد فاروق القادری ایم۔ لے بنے تیار کیا ہے،

ترجمے کی خوبی بڑھنے والوں کو بخوبی زبان اور بیان کے چیخانے لئے  
بر جیوں سمجھتی ہے۔ ملاست و رہائی اچھی کتاب کی خوبیوں کو برقرار رکھنے

میں کسی طرح ناکام تھیں۔

صوری اور معنوی خوبیوں کے پیش نظر اپنے زندگے میں جبکہ کچھ آج کی لئی ہو دینے اپنے اسلاف کے کارناموں سے روزِ الزور ناہلہ ہوتی جا رہی ہے، اور دلیاہی طبقات کے آج کی نسل تھافتِ جدید سے متاثر ہو کر کئے تھا شاہی نام دینی اور لامذہ بیت کی شاہراہوں پر سرپٹ روانِ دواں ہے، موجودہ زمانہ میں تصورِ جیسے خشک و غیرِ دلچسپِ سضون کی کتابِ اردو القاص العازفین کی سفارعنی بار بار کی جائی گی، اور فی زماننا ایسی کتابوں کے عام کرنے کی فروزت ہے، کہ اپنا ہی لثیچرِ فطری زندگی سے دور بہنکنے والوں کے لئے نجیگی سرتاب کی سایوسی سے دو چار ہوئے کے بعد اسید کے چراغ کو روشن سے روشن تر بنانے میں سہارا دے سکتا ہے، اور زندگی کے حقائق کیوں بوجوہ احسن قابل فہم و قابل عمل بننا سکتا ہے، اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بزرگوں کے بقول اصلاح و سداد، اور رشد و حدبیت کی توفیق بخشتی، حلیں۔

(محمد حفیز جستِ معصومی)

## اخبار و افکار

وقائع نگار

سکرٹری وزارت تعلیم ڈاکٹر محمد اجمل ادارہ تشریف لائے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ادارہ کے بورڈ آف گورنرز کے رکن رکن ہیں۔ آپ نے ادارے کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا اور ادارہ کو دیکھنے کی دریثہ تمنا کی تکمیل پر اظہار سرست فرمایا۔ سینیار ہال میں آپ نے ارکان ادارہ سے ملاقات کی۔ جناب ڈائیکٹر کٹر نے فردآخوداً رفقاء کا تعارف کرایا۔ معزز مہمان نے ادارے کی تسبیح اپنی جذبات اور نیک خیالات کا اظہار کیا۔